اندرون ملک اور بیرون ملک سے قرآن کریم کی تفاسیر اور احادیث کی کتابیں اور ان کی شروح اور تمام فقہوں کی بنیادی کتابیں اور جدید کتابیں جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس لائبریری میں ہر نقطہ نظر کے فقہ کی تقریباً تمام اہم کتابیں موجود ہیں۔ جن میں تقریباً ہر مسئلہ آسانی سے مل جاتا ہے اور اس پر آسانی کے ساتھ تحقیق ہو سکتی ہے۔ اس لائبریری کے لئے شریعت اسلامی کی کتابوں کے علاوہ دیگر جدید قوانین کی کتابیں بھی خریدی گئی ہیں تاکہ ہر مقدمہ میں ہر لحاظ سے پوری طرح تحقیق کی جا سکے۔

زکوٰۃ انتظامیہ

۱۔ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْھَا وَالْمُؤَلَّفَۃِ قُلُوْبُھُمْ وَفِی الرِّقَابِ وَالْغَارِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَابْنِ السَّبِیْلِ فَرِیْضَۃً مِّنَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ .....

ترجمہ زکوٰۃ محتاجوں اور غربا کے لئے ہے اور جو اسے تحصیل کرکے لائیں اور مولفۃ القلوب کے لئے اور گردنیں چھڑانے کے لئے اور قرضداروں کے لئے، مسافروں کے لئے یہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ فریضہ ہے اور اللہ علم وحکمت والا ہے

سورہ توبہ آیت ۶۰

۲۔ ازروئے اسلام اللہ قادر مطلق ہی تمام کائنات . بشمول انسان کا خالق ومالک ہے۔ انسان زندگی کے بارے میں اپنے رویوں اور نقطہ ہائے نظر کے انتخاب کے سلسلہ میں آزاد ہونے کے باوجود اپنے اعمال کے لئے جواب دہ ہے اور چونکہ جوابدہی کا اسلامی تصور اخلاقی سطح تک محدود نہیں بلکہ اس کی مذہبی حیثیت بھی ہے اس لئے مسلمان اپنے انفرادی کردار کے علاوہ اپنے معاشرتی کردار کے لئے بھی جواب دہ ہے۔

۳۔ اسلام اس بات کا مخالف ہے کہ دولت چند افراد کے ہاتھوں میں جمع ہوتی رہے اور اس امر کا متقاضی ہے کہ لوگ اپنی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے کم خوش نصیب لوگوں کی ضروریات پوری کرنے میں بھی اپنی دولت صرف کریں۔ سورۃ توبہ کی مندرجہ بالا آیت میں صدقات کا جو نظام بیان کیا گیا ہے وہی اس مقصد کے حصول کا سب سے مفید ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے معنی تزکیہ اور افزائش کے ہیں۔

۴۔ زکوٰۃ کی تنفیذ، اس کی تحصیل اور تقسیم کا کام بطور ایک مذہبی فریضہ کے ۹۔۱۰ ہجری میں شروع ہوا اور اب تک جاری ہے، حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز (۱۰۱ھ) کے زمانے میں تمام آبادی اس قدر خوشحال ہو چکی تھی کہ

ایسا شخص نہیں ملتا تھا جو از روئے شریعت زکوٰۃ کا مستحق ہو۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زکوٰۃ سے ضرورت مندوں اور غربا کی بنیادی ضروریات پوری ہوسکتی ہیں۔ پاکستان میں موجودہ حکومت نے زمام اقتدار سنبھالتے ہی قانونی ڈھانچے کے اندر نظام زکوٰۃ کا آغاز کردیا۔ جس میں مسلمانوں کی اکثریت زکوٰۃ لینے یا دینے والوں کی حیثیت میں شامل ہے۔

آیۃ کریمہ:۔ اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ

۱۰ فروری ۱۹۷۹ء کو زکوٰۃ اور عشر کے حکم کا مسودہ عوامی تبصرہ کے لئے شائع کیا گیا۔ ۲۴ جون ۱۹۷۹ء کو زکوٰۃ اور عشر (تنظیم) کا آرڈیننس ۱۹۷۹ء جاری کیا گیا جس کے تحت پانچ مدارج یعنی مرکزی، صوبائی، ضلعی، تحصیل اور مقامی سطحوں میں منقسم تنظیم قائم کی گئی۔ ایک مرکزی اور چار صوبائی کونسلیں، ۶۵ ضلعی ۲۸۲ تحصیل یا تعلقہ کمیٹیاں اور ۳۲۰۰۰ سے زائد لوکل زکوٰۃ کمیٹیاں قائم کی گئیں جن کے اراکین کی تعداد اندازاً اڑھائی لاکھ ہے۔

۵۔ ۲۰ جون ۱۹۸۰ء (۶ شعبان المعظم ۱۴۰۰ھ) کو صدر پاکستان نے زکوٰۃ اور عشر کے بارے میں ایک قانون یعنی زکوٰۃ و عشر آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء نافذ کیا۔ عشر کے سوا آرڈیننس کی باقی تمام دفعات اسی تاریخ سے نافذ العمل ہوگئیں۔ آرڈیننس کی رو سے تمام قابل ادائیگی زکوٰۃ اثاثوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

(الف) ایسے اثاثے جن سے براہ راست زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔ اور (ب) ایسے اثاثے جن کے مالک کو یہ آزادی حاصل ہے کہ وہ زکوٰۃ یا تو کسی زکوٰۃ فنڈ کو ادا کرے یا کسی ایسے فرد کو دے جو از روئے شریعت زکوٰۃ لینے کا مستحق ہے۔

۶۔ ایسے قابل ادائیگی اثاثوں جن سے زکوٰۃ لازمی طور پر براہ راست منہا کی جائے گی، کا ذکر زکوٰۃ اور عشر آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء کی جدول اوّل میں کیا گیا ہے۔ یہ ایسے مالی اثاثے ہیں جن کا مالک انہیں بھنانے یا ان پر منافع حاصل کرنے کے سلسلے میں کسی معروف ادارے سے لین دین کرتا ہے۔

۷۔ ایسے قابل ادائیگی زکوٰۃ اثاثے جن کا ذکر جدول اوّل میں نہیں انہیں جدول دوئم میں بیان کیا گیا ہے۔

۸۔ قانون زکوٰۃ کے تحت پانچ درجوں میں منقسم تنظیم زکوٰۃ تشکیل دی گئی جس کا حوالہ پہلے بھی دیا جا چکا ہے۔ قومی سطح پر سولہ اراکین پر مشتمل مرکزی زکوٰۃ کونسل ہے۔ اس کا سربراہ عدالت عظمیٰ کا ایک جج ہے اور اس کے اراکین میں مصدقہ علمیت اور تقویٰ کے حامل تین علماء بھی شامل ہیں۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل ملک بھر کی زکوٰۃ اور عشر کونسلوں اور کمیٹیوں کو حکمت عملی کے رہنما خطوط مہیا کرنے کے علاوہ ان کے کام کی نگرانی کرتی ہے

۹۔ چاروں صوبوں میں ایک ایک صوبائی زکوٰۃ کونسل ہے جس کے بشمول چیئرمین دس اراکین ہوتے ہیں چیئرمین عدالت عالیہ کا جج یا سابق جج ہوتا ہے اور باقی اراکین میں تین معروف علماء بھی شامل ہوتے ہیں۔ صوبائی زکوٰۃ کونسل اپنے دائرہ اختیار میں واقع زکوٰۃ اور عشر کمیٹیوں کی رہنمائی اور اُن کے کام کی نگرانی کرتی ہے

۱۰۔ ہر ضلع میں ایک ضلعی زکوٰۃ کمیٹی ہے۔ ملک بھر میں پینسٹھ ضلعی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں۔ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کا چیئرمین صوبائی زکوٰۃ کونسل کا نامزد کردہ ایک غیر سرکاری شخص ہوتا ہے۔ چیئرمین کی تقرری کے بعد صوبائی زکوٰۃ کونسل اس کے مشورہ سے دیگر غیر سرکاری اراکین نامزد کرتی ہے ان اراکین کے علاوہ ڈپٹی کمشنر اور ضلعی کونسل کا اپنے اراکین میں سے نامزد ایک شخص بھی ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کے اراکین ہوتے ہیں۔

۱۱۔ ہر تحصیل/ تعلقہ میں ایک تحصیل/ تعلقہ زکوٰۃ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ ان کمیٹیوں کی کل تعداد دو سو بیاسی ہے۔ تحصیل/ تعلقہ کمیٹی کے چھ اراکین کا چناؤ تحصیل/ تعلقہ کی لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمین اپنے ساتھیوں میں سے کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں تحصیل/ تعلقہ کا اسسٹنٹ کمشنر/ تحصیلدار/ مختار اور تحصیل/ تعلقہ کونسل کا اپنے اراکین میں سے نامزد ایک شخص بھی کمیٹی کے اراکین میں شامل ہوتے ہیں یہ اراکین اپنے کسی ساتھی کو چیئرمین منتخب کرتے ہیں۔

۱۲۔ ضلعی اور تحصیل/ تعلقہ زکوٰۃ کمیٹیوں کا کام اپنے متعلقہ دائرہ ہائے کار میں واقع لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں کی کارکردگی کی عمومی دیکھ بھال کرنا ہے۔

۱۳۔ لوکل زکوٰۃ کمیٹی تنظیم زکوٰۃ کے سب سے نچلے درجے پر ہوتی ہے۔ لوکل زکوٰۃ کمیٹی دیہی علاقہ میں ایک یا دو ہزار آبادی کے گاؤں یا شہری علاقہ میں تقریباً پانچ ہزار کی آبادی کے حلقہ کے لئے ہوتی ہے ملک بھر میں ۳۲،۰۷۰ لوکل زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جن کی تقسیم درج ذیل طریقے پر کی گئی ہے۔

	تعداد
پنجاب	۲۰،۳۱۱
سندھ	۶،۴۴۴
شمال مغربی سرحدی صوبہ	۳،۱۸۳
بلوچستان	۱،۰۷۱
اسلام آباد وفاقی دارالحکومت کا علاقہ	۶۱
کل تعداد	۳۲،۰۷۰

۱۴- ہر لوکل زکوٰۃ کمیٹی کے سات اراکین ہوتے ہیں۔ جو سب کے سب غیر سرکاری ہونے کے علاوہ حلقہ کی بالغ مسلم آبادی کے منتخب کردہ ہوتے ہیں، آٹھواں رکن متعلقہ یونین کونسل کا اپنے اراکین میں سے نامزد ہوتا ہے۔ لوکل زکوٰۃ کمیٹی کے اراکین اپنے کسی ساتھی کو چیرمین منتخب کرتے ہیں۔ تنظیم زکوٰۃ میں لوکل زکوٰۃ کمیٹی سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے کیونکہ مستحق افراد میں زکوٰۃ کی تقسیم عموماً اسی سطح پر کی جاتی ہے۔ عشر سے متعلق قانونی دفعات کے نفاذ کے بعد عشر کا تعین اور وصولیابی بھی لوکل زکوٰۃ کمیٹی کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ایک ہوگی۔

۱۵- یہ امر بھی توجہ طلب ہے کہ نوکر شاہی کا اس تنظیم میں کوئی دخل نہیں رکھا گیا۔ مرکزی زکوٰۃ کا سربراہ عدالتِ عظمیٰ کا جج، صوبائی زکوٰۃ کونسلوں کے سربراہ متعلقہ عدالت ہائے عالیہ کے جج اور تما
کمیٹیوں کے سربراہ غیر سرکاری افراد ہیں۔ جو نامزد یا منتخب ہوتے ہیں سرکاری ملازمین جہاں کہیں بھی بطور رکن متعین کئے گئے ہیں اُن کا کام مدد اور خدمت کرنا ہے۔ لوکل زکوٰۃ کمیٹیاں جو سب سے زیادہ اہم ہیں سطح پر کوئی سرکاری ملازم رکن نہیں ہوتا۔ اور سب انتظام غیر سرکاری افراد کے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔ تنظیم زکوٰۃ سے قبل کوئی ادارہ بھی اتنی عوامی سطح پر نہیں پہنچ پایا۔

۱۶- زکوٰۃ انتظامیہ کے مختلف درجوں کی درست کارکردگی کے لئے مرکزی زکوٰۃ کونسل نے قانونِ زکوٰۃ کے تحت ضروری قوانین وضع کر دیئے ہیں۔ صوبائی زکوٰۃ کونسلوں نے بھی مرکزی زکوٰۃ کونسل کی منظوری سے ایسے ہی قوانین وضع کئے ہیں۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل نے عشر تعین اور وصولیابی کے مسودہ قانون کی منظوری دے دی ہے۔ عشر سے متعلق قانون کے نافذ العمل ہو جانے کے بعد ان ضوابط کا اعلان بھی کر دیا جائے گا۔

۱۷- مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ نے ایک ماہنامہ "الذکوٰۃ" جاری کیا ہے اس کے کئی شمارے نکل چکے ہیں اور ملک بھر کی زکوٰۃ کمیٹیوں میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔ ہر صوبہ کی زکوٰۃ انتظامیہ بھی اپنا اپنا سہ ماہی مجلّہ شائع کرتی ہے۔

۱۸- قانون کے تحت تین قسم کے زکوٰۃ فنڈز قائم کئے گئے ہیں۔ مرکزی زکوٰۃ فنڈ، صوبائی زکوٰۃ فنڈز اور لوکل زکوٰۃ فنڈز۔ ایڈمنسٹریٹر جنرل زکوٰۃ، مرکزی زکوٰۃ کونسل کی ہدایات کے تحت مرکزی زکوٰۃ فنڈ کا انتظام و انصرام کرتا ہے۔ مرکزی زکوٰۃ فنڈ کا بڑا حصہ جبری طور پر منہا شدہ زکوٰۃ سے آتا ہے۔ مرکزی زکوٰۃ فنڈ سے رقوم صوبائی زکوٰۃ فنڈز کو منتقل کی جاتی ہیں۔ جہاں سے کچھ حصہ تو صوبائی زکوٰۃ کونسلیں خرچ کرتی ہیں اور

باقی رقوم لوکل زکوٰۃ فنڈز کو منتقل کر دی جاتی ہیں۔ قومی حیثیت کے حامل اداروں کی وساطت سے مستحقین زکوٰۃ کو ادائیگی بھی مرکزی زکوٰۃ فنڈ سے کی جاتی ہے۔ یہ فنڈ بنک دولت پاکستان میں رکھا جاتا ہے اور تمام دوسری سرکاری رقومات سے علیحدہ کھاتے کے تحت ہوتا ہے۔

۱۹۔ صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں جمع شدہ رقوم کا زیادہ حصہ مرکزی زکوٰۃ فنڈ سے منتقل ہوتا ہے۔ صوبائی زکوٰۃ کونسلیں اپنے کھاتے بنک دولت پاکستان میں سرکاری رقومات سے جدا رکھتی ہیں۔ صوبائی زکوٰۃ فنڈز کے کھاتوں کو متعلقہ چیف ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ صوبائی زکوٰۃ کونسل کی ہدایات کے مطابق استعمال کرتے ہیں۔

۲۰۔ ہر لوکل زکوٰۃ کمیٹی کے لئے ایک لوکل زکوٰۃ فنڈ ہوتا ہے جسے وہ قومیائے گئے بنکوں میں کسی ایک کی نزدیکی شاخ میں شراکتی سیونگ اکاؤنٹ میں رکھتی ہے۔

۲۱۔ ازروئے شریعت عمال زکوٰۃ کے انتظامی اخراجات کی ادائیگی اموال زکوٰۃ سے جائز ہے مگر غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کرنے اور ان کی اعانت کے لئے زیادہ سے زیادہ وسائل فراہم کرنے کی غرض سے مرکزی زکوٰۃ کونسل کے تمام انتظامی اخراجات وفاقی حکومت برداشت کرتی ہے۔ اسی طرح صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ، ضلعی زکوٰۃ کمیٹی اور تحصیل / تعلقہ زکوٰۃ کمیٹی کے انتظامی مصارف متعلقہ صوبائی حکومت برداشت کرتی ہے صرف لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں کے انتظامی مصارف کی ادائیگی لوکل زکوٰۃ فنڈ سے کی جاسکتی ہے۔ لیکن یہ ادائیگی لوکل زکوٰۃ کمیٹی کی سالانہ آمدن کے دس فیصد سے زائد نہیں ہونی چاہیئے۔

۲۲۔ ملک بھر میں بتیس ہزار سے زائد لوکل زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں۔ ہر کمیٹی کا لوکل زکوٰۃ فنڈ ہے اور اس فنڈ سے لوکل زکوٰۃ کمیٹیاں مستحقین کو براہ راست ادائیگی کرتی ہیں۔ ان لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں کی آمدن اور ادائیگیوں کو یکجا کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔ مگر اس مقصد کے لئے ایک نہایت سادہ، عام فہم اور سہل العمل طریقہ کار رکھا گیا ہے۔ ہر تین ماہ بعد ہر لوکل زکوٰۃ کمیٹی اپنے مجموعی حسابات ایک صفحے کے گوشوارے میں پیش کرتی ہے۔ جس میں آمدن و خرچ کی مختصر روداد ہوتی ہے۔ تمام لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں کے حسابات کو تحصیل تعلقہ، ضلعی اور صوبائی سطح پر کمپیوٹر کے ذریعہ جمع کیا جاتا ہے۔

۲۳۔ یہ ایک انتہائی تسکین دہ امر ہے کہ عوام میں سے اڑھائی لاکھ سے زائد افراد اعزازی طور پر مختلف کمیٹیوں کے اراکین کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں کے اراکین جو خدمات فی سبیل اللہ انجام دے رہے ہیں۔ وہ بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ نظام اسلام کے لئے عوامی خواہش کی یہ ایک

مثبت علامت ہے۔

۲۴۔ اموالِ زکوٰۃ ایک مقدس امانت ہیں۔ اس مقدس امانت کی حفاظت کا شایان شان طریقے پر بندوبست کرنے کے لئے نہ صرف مناسب روک تھام کے ساتھ جانچ پڑتال کے طریقہ ہائے کار وضع کئے گئے ہیں بلکہ آڈیٹر جنرل، پیشہ ور آڈیٹران، یا اُن لوگوں کے ذریعے جنہیں اس مقصد کے لئے مناسب تصور کیا گیا ہو۔ ان حسابات کی تنقیح بشمول ملکیتی تنقیح بھی کی جاتی ہے اور ان تنقیحی رپورٹوں کا قومی صوبائی اور ضلعی سطح پر عوام کے نمائندوں کے سامنے پیش کیا جانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔

۲۵۔ آرڈیننس کی جدول اوّل میں بیان کردہ گیارہ اقسام کے اثاثوں کی جبری منہائی کا کام زکوٰۃ اور عشر آرڈیننس ۱۹۸۰ء اور زکوٰۃ (منہائی اور واگذاشت) رولز ۱۹۸۱ء کے تحت بنک، ، نے ، قومی بچت کے مراکز اور دوسرے ادارے کرتے ہیں۔

۲۶۔ آرڈیننس کی جدول اوّل میں درج چودہ قسم کے اثاثوں سے جو زکوٰۃ کی رقم مرکزی زکوٰۃ فنڈ میں جمع ہوئی اس کی تفصیل پہلے سال یعنی ۲۰ جون ۱۹۸۰ء سے ۳۰ جون ۱۹۸۱ء تک کے لئے یوں ہے

		(ملین روپے)
۱۔	سیونگ بنک کھاتے	۶۱۷ ء ۵۰
۲۔	نوٹس ڈپازٹ رسیدات اور اکاؤنٹ	۷۰ ء ۸۹
۳۔	فکسڈ ڈپازٹ سرٹیفکیٹ اور اکاؤنٹ	۷۶ ء ۰۴
۴۔	سیونگز ڈپازٹ سرٹیفکیٹ اور اکاؤنٹ	۲۲ ء ۸۹
۵۔	این۔ آئی۔ ٹی یونٹ	۱۹ ء ۶۴
۶۔	آئی۔ سی۔ پی میوچل فنڈ سرٹیفکیٹ	۱ ء ۹۰
۷۔	سرکاری سیکورٹیز	۱ ء ۰۰
۸۔	کمپنیوں میں حصص	۲۵ ء ۱۰
۹۔	سالانہ وظائف	۰ ء ۰۴
۱۰۔	زندگی کے بیمہ کی پالیسیاں	۲ ء ۹۹
۱۱	پراویڈنٹ فنڈ بیلنس	۵ ء ۵۱
	میزان	۸۱۳ ء ۵۰

۱۰ء۴۴ ملین روپوں کی مزید رقم رضا کارانہ بنیاد پر ادا کی جانے والی زکوٰۃ کے طور پر مرکزی زکوٰۃ فنڈ میں جمع ہوئی۔

۲۷۔ زکوٰۃ کی رقم منہا کرنے کے لئے ۳۹ بڑی زکوٰۃ ڈیڈکشن کنٹرولنگ ایجنسیاں ہیں مثلاً قومیائے گئے شیڈول بینک، کواپریٹو بینک، پاکستان میں کاروبار کرنے والے غیر ملکی بینک، ڈاکخانہ جات کے ڈائریکٹر جنرل کا دفتر، قومی بچت کا ڈائریکٹریٹ، اور مالیاتی اور سرمایہ کاری کے خصوصی ادارے۔ ان ایجنسیوں کے تحت زکوٰۃ کی رقم منہا کرنے والے ۱۴۱۱۹ دفتر ہیں جو اثاثوں سے زکوٰۃ کی رقم منہا کرنے کا کام کرتے ہیں

۲۸۔ زکوٰۃ کی رقم کی منہائی، جمع کرنے، واگزاشت، تقسیم اور تنقیح کا نظام بنیادی طور پر اعتماد پر قائم ہے یعنی پاکستانی مسلمانوں پر یہ اعتماد کہ وہ زکوٰۃ سے متعلق اپنے فرائض رضا و رغبت اور باقاعدگی سے انجام دینا چاہتے ہیں۔ تاہم ذمہ داری کا تعین کرنے کے لئے سادہ طریق کار وضع کئے گئے ہیں اور صرف اس طرح زکوٰۃ کی رقم کو چودہ ہزار مختلف جگہوں سے اثاثوں پر سے منہا کرنے کے بعد آسانی سے اور بغیر کسی خرچ کے مرکزی زکوٰۃ فنڈ تک پہنچانا ممکن ہوا ہے۔

۲۹۔ زکوٰۃ لازمی بنیادوں پر گیارہ قسم کے مذکورہ بالا خاص اثاثوں پر سے منہا کی جاتی ہے۔ باقی ماندہ اثاثوں کے سلسلے میں صاحب نصاب کو خود زکوٰۃ کا حساب لگانا پڑتا ہے اور وہ یہ رقم کسی مستحق کو براہ راست ادا کرکے یا کسی زکوٰۃ فنڈ میں جمع کرکے اپنے فریضے سے عہدہ برا ہو سکتا ہے۔ اگرچہ صاحب نصاب اپنی زکوٰۃ کی رقم مستحقین میں براہ راست تقسیم کر دینے کا قانوناً مجاز ہے لیکن اسے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اس رقم کو کسی زکوٰۃ فنڈ میں جمع کرا دے جہاں یہ رقم ایک منظم طریقے سے مستحقین کی آبادکاری کے لئے استعمال کی جائے گی۔ رضا کارانہ طور پر ادا کی جانے والی زکوٰۃ کی یہ رقم پاکستان میں کام کرنے والے بینکوں کی کسی شاخ کسی ڈاکخانہ، نیشنل سیونگز سنٹر یا کسی بھی ایسے ادارے میں جمع کرائی جا سکتی ہے جو ڈپازٹ وصول کرنے یا رکھنے کا مجاز ہو۔

۳۰۔ شخصی رابطے، مساجد اور دوسرے ذرائع ابلاغ کے ذریعے یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ لوگوں میں رضا کارانہ طور پر زکوٰۃ دینے کا جذبہ پیدا ہو تاکہ یہ رقم عوام کی مجموعی بہبود کے لئے استعمال کی جا سکے۔ زکوٰۃ کے نفاذ کے پہلے سال میں صوبوں سے ۱۱۴۴ ملین روپے رضا کارانہ بنیاد پر وصول ہوئے۔ اگر سب لوگ